Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ا

منگل

۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر عبد القادر بی اے

جلد ۷ ۱۹ صلح ۱۳۳۲ ہش - ۱۹ جنوری ۱۹۵۴ء نمبر ۱۴

حکومت روس نے جارجیہ کے نائب وزیر اعظم کو برطرف کر دیا

روس کی باغی جمہوریتوں کو حکومت روس کا شدید انتباہ

لنڈن ۱۸ جنوری۔ روس کی دو بغاوت پر آمادہ جمہوریتوں کو حکومت روس کی طرف سے شدید انتباہ کیا گیا ہے۔ یہ جمہوریتیں یوکرین اور جارجیہ ہیں جیسے کہ سٹالن اور بیریا موخر الذکر جمہوریہ ہی کے رہنے والے تھے۔ جارجیہ کے نائب وزیر اعظم کو بھی برطرف کر دیا گیا ہے۔ روس کی خفیہ پولیس کے سابق سربراہ بیریا جسے پچھلے دنوں غداری کے الزام میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ایک الزام یہ بھی تھا کہ وہ جارجیہ کو ایک علیحدہ سلطنت میں تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ ادھر یوکرین کے وزیر اعظم نے نیشنلسٹوں کو متنبہ کیا ہے کہ اہل یوکرین کو روس کے دوسرے باشندوں سے علیحدہ کرنے اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلانے کی مہم کو ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے حال ہی میں ان علاقوں کا دورہ کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ واپس ربوہ پہنچ گئے

ربوہ ۱۷ جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ربوہ پہنچ گئے۔

سائنسی علوم کو دنیا کی تباہی کے لئے نہیں بلکہ اس کی خوشحالی کے لئے استعمال کرنا چاہئے

چھٹی پاکستان سائنس کانفرنس کے موقعہ پر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی افتتاحی تقریر

کراچی ۱۸ جنوری۔ آج صبح گورنر جنرل نے چھٹی پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے ہمیں اپنے محدود ذرائع کو سائنسی تحقیقات کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ حکومت پاکستان سائنس کے مطالعہ و ترقی دینے کے لئے ضروری قدم اٹھا رہی ہے اور اس سلسلہ میں سینکڑوں طلباء کو بیرونی ممالک میں سائنس کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظیفے دے رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ علوم و فنون کے میدان میں سائنس جو بلند حیثیت رکھتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن سائنسی علوم کو دنیا کی تباہی کے لئے نہیں بلکہ اس کی خوشحالی کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ اس کانفرنس میں سائنس پر جو بحث ہوگی، اس سے بیش بہا معلومات حاصل ہونگی۔

گورنر جنرل کی تقریر سے پہلے کانفرنس کے سبکدوش ہونے والے صدر ڈاکٹر بشیر احمد نے رپورٹ پڑھی۔ سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے بیان پڑھا۔ پشاور یونیورسٹی کے ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے خطبہ صدارت دیا۔

کوریا کے جنگی قیدیوں کا سوال طے کرنے کے لئے سیاسی کانفرنس کا انعقاد بہت مشکل نظر آتا ہے

جنرل اسمبلی کی صدر مسز پنڈت کا نئی دہلی میں بیان

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدر مسز پنڈت نے کل نئی دہلی میں بتایا کہ کوریا کے جنگی قیدیوں کا سوال طے کرنے کے لئے سیاسی کانفرنس منعقد کرنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی ان جنگی قیدیوں کے متعلق موجودہ تعطل کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ اگر ان قیدیوں کو ۲۲ جنوری کے بعد رہا کر دیا گیا۔ تو اور بھی الجھن پیدا ہو جائیگی ادھر کوریا میں پنمن جان کے مقام پر اقوام متحدہ کی فوجوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں ۲۲ جنوری کو جنگی قیدیوں کو رہا کرنے کے طریقہ کی مشق کی گئی۔

لنکا اپنے ہمسایہ ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ لنکا کے وزیر سر جان کوٹلاوالا نے کہا ہے کہ لنکا اپنے تمام ہمسایہ ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے پانچ ملکوں کے وزراء اعظم کی کانفرنس محض باہمی مفاد کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے منعقد کی جائے گی اور اس کے فیصلے کسی پر زبردستی ٹھونسے نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امید ہے کہ کانفرنس اپریل کے آخر میں منعقد کی جائے گی۔ لنکا میں ہندوستانی نسل کے سوال پر پنڈت نہرو سے آج بھی بات چیت جاری رکھیں گے۔ ادھر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان ہندوستانیوں کو غیر قانونی طور پر لنکا میں داخل ہونے سے روکنے پر رضامند ہو گئی۔

کناڈا کے وزیر اعظم مسٹر لورنٹ پاکستان آئیں گے

کراچی ۱۷ جنوری۔ کناڈا کے وزیر اعظم مسٹر لورنٹ فروری میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ مسٹر لورنٹ ۱۷ فروری کو پاکستان آئیں گے اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور گورنر جنرل کے مہمان کی حیثیت سے ۴ روز تک قیام کریں گے۔ موصوف کراچی کے علاوہ لاہور اور پشاور بھی جائیں گے۔ مسٹر لورنٹ کے ایک لڑکے اور لڑکی کے علاوہ ۱۲ افراد بھی اس دورہ میں ان کے ساتھ ہونگے۔ ۲۱ فروری کو پشاور سے بذریعہ طیارہ نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

برلن کانفرنس کے مقام کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

برلن ۱۸ جنوری۔ رات برلن میں چاروں بڑی طاقتوں کے نمائندوں نے اس اعلان کی تصدیق کر دی ہے کہ ۲۵ جنوری کو ہونے والی چار وزراء خارجہ کی بات چیت کے مقام کے مسئلہ پر سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کا اقتصادی بلاک

فلپائن کے نائب صدر کی تجویز

منیلا ۱۷ جنوری۔ فلپائن کے نائب صدر اور وزیر خارجہ گارسیا نے غیر جمہوری طاقتوں کے جارحانہ اقدام کے خلاف جنوب مشرقی ایشیا کا ایک اقتصادی بلاک بنانے پر زور دیا ہے جس کے تحت انڈونیشیا، تھائی لینڈ، ملایا، فارموسا، برما، ہند چینی اور فلپائن کے اقتصادی مسائل کو حل کیا جائے گا۔

فرانس ہند چینی کی ریاستوں کو مکمل آزادی دینے کے لئے تیار ہے

ہند چینی میں فرانسیسی ہائی کمشنر کا بیان

سائیگون ۱۸ جنوری۔ ہند چینی میں فرانسیسی ہائی کمشنر نے ایک کانفرنس میں بتایا ہے کہ فرانس ہند چینی کی ریاستوں کو مکمل آزادی دینے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں احساس ہے کہ ہند چینی کے عوام آزادی سے کس قدر محبت رکھتے ہیں۔ لیکن جب تک یہاں مطلق العنانی کا دور دورہ ہے۔ فرانس اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی نہیں کرے گا ہائی کمشنر نے کہا فرانس نہ صرف ہند چینی کو آزادی دینا چاہتا ہے۔ بلکہ اس غرض کے لئے وہ فرانسیسی یونین کا تصور بھی بدلنے کو تیار ہے۔

مصر روس سے اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنی امداد لیگا

ماسکو ۱۸ جنوری۔ مصر روس سے اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنی امداد مانگے گا۔ اس امر کا اعلان مصر کے اقتصادی اور تجارتی وفد کے لیڈر نے کیا جو کمیونسٹ ملکوں کا دورہ کر رہا ہے۔ وفد کے لیڈر میجر جنرل حسن ہیں۔ میجر جنرل حسن نے بتایا کہ وفد روس کے ساتھ وسیع پیمانے پر تجارت کرنا چاہتا ہے۔ وہ جو اشیا مصر سے منگوائیگا ان کی قیمت بجائے ڈالر کے روبل میں ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مصر اپنی تجارت کو کسی ایک طرف مرکوز نہیں کرنا چاہتی ہم نے دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اپنے تجارتی وفد بھیجے ہیں۔ یہ وفد پولینڈ چیکوسلواکیہ او

حکومت سوڈان مصر سے الحاق کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

خرطوم ۱۸ جنوری۔ سوڈان کے وزیر اعظم اسمعیل الازہری نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ ان کی حکومت سوڈان کا مصر سے الحاق کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا میری حکومت کوئی ایسی بات نہیں کرے گی۔ جو سے گزشتہ سال فروری کے مہینہ میں ہونے والی اینگلو مصری سمجھوتہ کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۴ء

اسلامی ممالک کے اندرونی دشمن

مصر اسلامی دنیا میں نہ صرف ایک مرکزی علاقہ ہے۔ بلکہ یورپ کے قرب کی وجہ سے ایک نہایت اہم ملک ہے۔ ایک مدت سے برطانیہ نے مصر کو اپنے نو آبادیاتی مصالح کی بناء اپنے زیر اثر رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ نہر سویز جو مصر کے علاقہ میں واقع ہے ابھی تک برطانوی فوج کے قبضہ میں ہے۔ اور اگرچہ مصر پندرہ بیس سال سے ایک بالکل آزاد ملک قرار دیا جا چکا ہے۔ مگر نہر سویز پر برطانوی فوج کے قبضے اور سوڈان پر جو قدرتاً مصر کا ہی ایک حصہ ہے برطانیہ کا اثر مصر کی خود مختاری پر ایک بہت بڑا قدغن ہے۔

مصر ایک مدت سے برطانیہ کے خلاف ان دو مسائل کے بارے سرد جنگ میں مصروف ہے۔ اور اب کہیں جا کر ایسے حالات پیدا ہوتے نظر آتے ہیں۔ کہ شاید مستقبل قریب میں مصر اپنی پوری خود مختاری بغیر کسی قسم کی بیرونی روک ٹوک کے قائم کر سکے۔ مگر منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے ابھی راستہ میں بہت سے دشوار گذار مرحلے ہیں۔ جن کو عبور کرنے کے لئے مصر اپنا پورا زور لگا رہا ہے۔

دوسرے اسلامی ممالک کی طرح مصر کے راستہ میں نہ صرف بیرونی روکیں ہیں۔ بلکہ اندرونی روکیں بھی بڑی خطرناک ہیں۔ برطانیہ اور دوسری مفاد پرست یورپی اقوام ہر ذریعہ سے اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جن میں سے سب سے زیادہ مؤثر اور خطرناک ہتھیار خود مصر کے اندر حکومت کے خلاف ایسے عناصر پرورش کرنا ہے۔ جو اندر ہی اندر گھن کی طرح ملک و قوم کو کھا جاتے ہیں۔ اور بہبودی کی تمام تدابیر ضائع ہو کر رہ جاتی ہیں :

اگر ہم اسلامی ممالک کے زوال کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جن وجوہات نے اسلامی ممالک کو موجودہ پست حالت تک پہونچایا ہے۔ ان میں سے ایک خود اس ملک کے رہنے والوں کی ملک و قوم کے خلاف غداری ہے۔ شمالی ہند میں جعفر اور جنوبی ہند میں نظام کے صادق کی مثال ہے۔ جس نے سلطان ٹیپو کی شکست کے سامان مہیا کئے۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے سکھوں کے پنجاب میں مسلمانوں پر بے پناہ مظالم دیکھ کر سرحد کے راستہ جہاد شروع کیا۔ مگر خود سرحد کے خوانین آپ کے برخلاف ہو گئے۔ اور جب انہوں نے اپنی طاقت کو مجتمع کرنے کے لئے بالاکوٹ میں پناہ لی جو نہایت محفوظ اور غیر معلوم وادی تھی۔ تو ایک غدار مسلمان نے ہی سردار رنجیت سنگھ کے بیٹے شیر سنگھ کو ان تک پہونچنے کے راستہ کی راہنمائی کی۔ جس نے اچانک آپ کو جا گھیرا۔ اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو جن میں حضرت مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ جیسے انسان بھی شہید کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے زوال کی داستان زیادہ تر غداروں کی داستان ہے۔ ترکوں کی شان و شوکت کو خاک میں ملانے والے بھی غدار ہی تھے۔ الغرض اسلامی ممالک پر اس وقت جو یورپی اقوام کا غلبہ ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر ان غداروں کی اسلام اور حکومت سے بے وفائی ہے جو افسوس ہے کہ آج بھی موجود ہیں جو ذاتی یا نظریاتی مفاد کے لئے قوم کو فروخت کر دینا کچھ بھی نہیں سمجھتے :

انفرادی غداری بھی بے شک ملک و قوم کو بہت نقصان پہونچا سکتی ہے۔ افراد عموماً ذاتی منفعت کے لئے ملک و قوم کے راز بیچ دیتے ہیں۔ مگر بعض اوقات آئیڈیالوجی کے لئے بھی غداری کی جاتی ہے۔ چنانچہ ابھی حال میں روزن برگ میاں بیوی کا مقدمہ امریکہ میں فیصلہ ہوا ہے۔ جنہوں نے ایٹم کا راز روس کے پاس محض روسی آئیڈیالوجی کی وجہ سے فروخت کر دیا تھا۔ یہ ایک مثال ہے۔ اسی طرح اکثر سیاسی پارٹیاں جب خود حکومت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اور بزور خود برسر اقتدار نہیں آ سکتیں۔ تو وہ بیرونی طاقتوں سے مدد لیتی ہیں۔ اور اس طرح اکثر محض آئیڈیالوجی کے لئے ملک و قوم کو بیرونی طاقت کا محکوم بنا دیتی ہیں۔

یہ بھی ایک اہم وجہ ہے کہ اسلام میں سیاسی پارٹی بازی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ہم المصلح کی پچھلی اشاعتوں میں مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک تصنیف "مسئلہ خلافت" کے حوالے دے کر بیان کر چکے ہیں کہ ایک اسلامی ملک میں حکومت کے خلاف اس بناء پر بغاوت کرنا کہ موجودہ حکومت ثقہ نہیں۔ اور ان کی جگہ موجودہ صالحین کو برسر اقتدار لایا جائے۔ از روئے اسلام ممنوع قرار دیا گیا ہے :

کچھ سالوں سے اس قسم کی اسلامی سیاسی پارٹیاں جو صالحین کو بزور برسر اقتدار لانا چاہتی ہیں۔ بعض اسلامی ممالک میں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن میں سے مصر کی اخوان المسلمین شاید سب سے اہم ہے۔ یہ پارٹیاں مصر کے حدود سے نکل کر ارد گرد کے تقریباً تمام اسلامی ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس پارٹی کا اور اس کے نمونہ پر جو پارٹیاں دوسرے ممالک میں بنائی گئی ہیں۔ جیسا کہ ایران میں فدایان اسلام ان کا عقیدہ ہے کہ اسلام سراسر سیاست ہے اور بزور شمشیر حکومتی اقتدار پر قبضہ کرنا عین اسلام ہے : (باقی)

ایک نہایت نیک اور ضروری تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں

ایک دوست مکرم فضل الٰہی صاحب ارشد (سندھ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تجویز بھجوائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فنڈ قائم کرے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔ شامل ہونے والے خدام سالانہ ایک روپیہ چندہ دیا کریں۔ اس طرح جو رقم جمع ہو۔ اس سے ہر سال کم از کم ایک آدمی کو مجلس خدام الاحمدیہ حج کرا دیا کرے۔ اس طریق سے بہت سے لوگوں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملے گی۔ اور ساتھ ہی حج کے ثواب میں حصہ دار ہوں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے " فی الحال یہ تحریک کی جائے کہ جو کوئی شخص چھ سو روپیہ خود دے۔ اسے اس فنڈ سے مزید چھ سو روپے دئیے جائیں گے۔ تا کہ وہ حج کر کے آ سکے"۔

پس میں اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اس نیک تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور ایک امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں " حج فنڈ " کے نام سے کھلوا رہا ہوں۔ جو احباب اس نیک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سے دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا ابھی سے ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے ریکارڈ رہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے اپنی رقم براہ راست بد امانت "حج فنڈ خدام الاحمدیہ" میں جمع کرانے کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

احباب اپنے پورے پتہ سے دفتر خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔ تا آئندہ خط و کتابت میں سہولت ہو : (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

— ضروری ہدایت —

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے متعلق پہلے سے ہدایت موجود ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے ہاں علاوہ دوسرے درسوں کے اسے بھی جاری فرمائیں۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اس ہدایت کی تجدید کی جاتی ہے۔ یہ بات تجربہ میں آ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اور درس ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ پس جماعتوں کو اس درس سے لاپرواہی نہیں کرنی چاہیئے۔ نظارت ہذا کے رپورٹ فارم میں ایک سوال درس کے متعلق بھی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ رپورٹ دیتے وقت اس درس کے متعلق بھی ضرور نوٹ دیا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے۔

تجارت کے متعلق اسلامی تعلیم

رشید مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

(۱)

مندرجہ ذیل مضمون مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کی اس تقریر کے نوٹوں پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مورخہ ۲۷ دسمبر کو ارشاد فرمائی۔

یوں تو ہمارے رب کے احسانات دنیا کی ہر مخلوق پر ہیں۔ مگر جو سلوک اللہ کا اپنے مومن بندوں سے ہے۔ وہ ایک نرالی ہی شان کا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر شعبۂ زندگی میں جب مردِ مومن داخل ہوتا ہے۔ ایک لحظہ کے لئے وہ جھجک کر ٹھیرتا اور گھبراتا ہے۔ کہ کیا کرے۔ اور کیا نہ کرے۔ کہ اس کے کان میں ایک نہایت حسین اور پیاری آواز سرگوشی کرتی ہوئی آتی ہے۔ اور اسے کہتی ہے۔ کہ گھبراتا کیوں ہے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیری راہبری کرونگا۔ کچھ ایسی ہی آواز تھی۔ جس کے بعد خدا تعالےٰ کے ایک پیارے بندے نے اپنے پیارے ساتھی کو کہا تھا لا تحزن ان اللہ معنا۔ پس مردِ مومن کا ہر مقام مقامِ شکر ہے۔ اسلام کی وہ کونسی تعلیم ہے۔ جو ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہمیں نہیں دی گئی۔ اور جس پر ہمارے دل میں تشکر و امتنان کے گہرے اور شدید جذبات پیدا ہونے چاہئیں۔ مگر شکر گذار بندے تھوڑے ہی ملتے ہیں۔ تجارت ہی کو لیجیے۔

کیا عمدہ سبق تھا۔ جو ہمیں دیا گیا۔ کیا خوبصورت تعلیم تھی۔ جو ہمیں بتائی گئی۔ مگر ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو اس تعلیم پر عمل کر کے اپنے رب کے شکر گذار بندوں میں شامل ہوتے ہیں۔

محنت کا سبق

اللہ تعالےٰ یہ نہیں چاہتا۔ کہ اس کے بندے دنیا میں بے کار زندگی گذاریں۔ اور مانگنے کھانے پر ان کا گزارہ ہو۔ خدا تعالےٰ یہ چاہتا ہے۔ کہ ہر انسان اپنی روزی خود کمائے۔ اور اس کے لئے جتنی محنت وہ کر سکتا ہے۔ کرے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلاً ما تشکرون (اعراف ۹)

اور اس زمین میں ہم نے تمہارے لئے اور ہر اسی مخلوق کے لئے جسے تم رزق نہیں دیتے۔ معیشت کے سامان پیدا کئے ہیں۔ (معیشت کھانا۔ اور دیگر ضروریات زندگی جن کو انسان کما کر حاصل کرتا ہے۔ اقرب)

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم (بقرہ ۱۹۸)

تمہارے لئے کوئی حرج کی بات نہیں۔ کہ تم اپنے رب سے فضل چاہو۔ یعنی محنت مزدوری کر کے اپنا رزق حاصل کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی محنت کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

عن المقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اکل احد طعاما قط خیرًا من ان یاکل من عمل یدہٖ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہٖ (بخاری۔ کتاب البیوع)

(ترجمہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی کھانا اس کھانے سے بہتر نہیں۔ جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا جائے۔ نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی روزی سے کھایا کرتے تھے۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یحتطب احدکم حزمۃ علی ظھرہٖ خیر من ان یسأل احدًا فیعطیہ او یمنعہ۔ (بخاری کتاب البیوع)

ترجمہ:۔ اگر ایک آدمی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اسے بازار میں لے جا کر بیچ ڈالے۔ تو یہ چیز اس سے بہتر ہے۔ کہ وہ کسی سے مانگے۔ اور وہ اسے دے یا نہ دے۔

بزرگانِ دین اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے اس حکم پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ آتا ہے۔

روی ان الاوزاعی لقی ابراھیم بن ادھم رحمھم اللہ وعلیٰ عنقہ حزمۃ حطب فقال لہ یا ابا اسحاق الی متیٰ ھذا اخوانک یکفونک فقال دعنی عن ھذا یا ابا عمرو فانہ بلغنی انہ من وقف موقف مذلۃ فی طلب الحلال وجبت لہ الجنۃ۔

(احیاء علوم الدین۔ جزو ثانی صفحہ ۵۸)

کہتے ہیں اوزاعی نے ابراہیم ابن ادھم کو اپنے کندھے پر لکڑیوں کا گٹھڑ اٹھائے دیکھا۔ اور کہا۔ اے ابو اسحاق۔ کب تک یہ تکلیف سہو گے۔ یہ تمہارے بھائی کمانے والے ہیں۔ اور تمہاری ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے ایسی تلقین نہ کرو۔ اے ابو عمرو۔ کیونکہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے۔ کہ جس شخص نے بھی کسبِ حلال کے لئے ذلت اٹھائی۔ وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

فقد قال لقمان الحکیم لابنہٖ یا بنی استعن بالکسب الحلال عن الفقر فانہ ما افتقر احد قط الا اصابہ ثلاث خصال رقۃ فی دینہ وضعف فی عقلہ وذھاب مروءتہٖ واعظم من ھذہ الثلاث استخفاف الناس بہٖ۔ (احیاء علوم جزو ثانی صفحہ ۵۷)

لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا۔ میرے بیٹے کسب حلال کے ذریعہ سے تنگدستی سے بچنے کی کوشش کرو۔ کہ تنگدستی تین بری خصلتیں پیدا کرتی ہے۔ دین میں کمی۔ عقل کی کمزوری۔ اور خودداری کا فقدان اور ہر سہ سے بڑی مصیبت لوگوں کی نظر سے گر جانا ہے۔

محنت میں تجارت بھی آجاتی ہے۔ جو میری آج کی تقریر کا موضوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجارت کے متعلق فرماتے ہیں۔

وقال علیہ السلام۔ علیکم بالتجارۃ فان فیھا تسعۃ اعشار الرزق (احیاء علوم جزو ثانی صفحہ ۵۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تجارت ضرور کرو کہ رزق حلال کے دس طریقوں میں سے نو تجارت کے میدان میں سے ہو کر گزرتے ہیں۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

التاجر الصدوق یحشر یوم القیامۃ مع الصدیقین والشھداء (ترمذی)

صداقت پر قائم تاجر قیامت کے روز صدیق اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائیگا ان کا ہم مرتبہ ہوگا۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الدنیا حلالاً وتعففا عن المسئلۃ وسعیًا علیٰ عیالہٖ وتعطفا علیٰ جارہٖ لقی اللہ ووجھہ کالقمر لیلۃ البدر (بیہقی)

جس نے ضروریاتِ زندگی (دنیا) کو حلال طریقوں سے کمایا۔ اور اس نیت کے ساتھ کہ دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ اور اس کوشش میں کہ اس کے اہل و عیال دوسروں کے دست نگر نہ رہیں۔ اور اس ارادہ سے کہ اس طرح وہ اپنے ہمسایہ کے کام آئیگا۔ تو باری تعالیٰ کی ملاقات کے وقت ایسے شخص کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا ہوگا۔

تجارت کے متعلق اسلام کے احکامات

تجارت کے متعلق اسلام نے جو احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اب وہ بیان کئے جاتے ہیں۔

اسلام نے ماپ و تول میں دیانتداری سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ کم وزن بٹوں کے استعمال سے سختی سے روکا ہے۔ فرمایا:۔

فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم۔ (اعراف ۸۵)

یعنی جو چیز قیمت لے کر تم دوسرے کو دے چکے ہو۔ اس میں کمی کرنا چوری کے مترادف ہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون۔ (مطففین ۱۴)

یعنی اس میں قوم کی اقتصادی تباہی ہے۔ اگر تم اقتصادی طور پر تباہی سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اسلام کا بتایا ہوا تجارتی کردار تمہیں اپنے میں پیدا کرنا [illegible]

اسی طرح تاجروں کو اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایسی اشیاء فروخت کریں۔ جو خراب ہو چکی ہوں۔ اور خریدار کو اس سے نقصان کا اندیشہ ہو۔ کھانے پینے کی اشیاء میں خصوصًا اس بات کا خیال رکھا جانا ضروری ہے۔

انگلستان کے قانون میں اس بات کی ذمہ داری کہ خوردنی اشیاء مضر صحت نہیں بیچنے والے پر ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہدایت دی گئی ہے۔ کہ تاجر اپنے مال کے عیوب و نقائص کو بیچتے وقت ظاہر کریں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گزر رہے تھے۔ آپ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس کھڑے ہوئے اور دوکاندار سے کہا۔ کہ ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈال کر نچلے کے اندر سے اناج کی ایک مٹھی نکالے۔ آپ نے دیکھا۔ کہ اندر سے یہ اناج گیلا ہے۔ دوکاندار نے عذر کیا۔ کہ حضور اس ڈھیر پر بارش پڑ جانے کی وجہ سے گیلا ہو گیا۔ آپ اس پر بہت خفا ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ پھر تم نے اس پر خشک اناج کیوں ڈال دیا؟ (بخاری)

ہر ایسے خریدار کو جس کے ساتھ اس قسم کا دھوکا ہوا ہو۔ اسلام یہ اختیار [illegible] ہے کہ اگر وہ چاہے۔ تو خرید کردہ مال واپس کر کے اپنی قیمت وصول کرلے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

عن ابن عمر قال رأیت الناس یضربون علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتروا الطعام جزافًا ان یبیعوہ حتیٰ یبلغہ الی رحلہٖ (ابوداؤد کتاب البیوع)

یعنی جب منڈیوں میں غلے کے ڈھیر خریدے جائیں۔ جب تک تول تال کے انہیں اپنے قبضہ میں نہ کر لیا جائے۔ اور ان کے حسن و قبح کا علم نہ ہو جائے۔ انہیں آگے فروخت نہ کیا جائے۔ تا اصل مجرم کا پتہ لگ سکے۔ اور اس حکم پر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں سختی سے عمل شروع ہو گیا تھا۔ اور ایسے مجرمین کو بید کی سزا ملنے لگ گئی تھی۔ اور یہ حکم صرف کھانے پینے

کی چیزوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا اطلاق عام ہے۔ جیسا کہ اس دوسری حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ عن ابن عباس، قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اذا شری احدکم طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ" قال سلیمان ابن حرب (حتی یستوفیہ) زاد مسدد قال وقال ابن عباس واحسب ان کل شئی مثل الطعام۔ (ابوداؤد کتاب البیوع)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم سے کوئی شخص کھانے پینے کی چیز خریدے تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے۔ جب تک اسے اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ سلیمان بن حرب "یقبضہ" کی تشریح کرتے ہیں۔ "جب تک اسے پورا نہ کرلے۔ مسدد ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حکم صرف کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق نہیں۔ بلکہ ہر چیز کے متعلق ہے۔

تاجروں کو اس بات سے بھی روکا گیا ہے۔ کہ وہ مختلف خریداروں سے مختلف قیمتیں حاصل کریں۔ اسلام تجار سے یہ امید بھی رکھتا ہے۔ کہ وہ صرف معقول نفع حاصل کریں گے۔ اور نفع کے معاملہ میں لالچ سے کام نہیں لیں گے۔

اسلامی تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ معقول نفع مختلف جگہوں اور مختلف اشیاء میں پانچ فی صدی سے ۳۳ فی صدی کے درمیان گھومتا رہتا ہے۔ یعنی تین پیسے فی روپیہ سے لے کر پانچ آنے فی روپیہ تک۔ مگر عاقل متقی تجار کم نفع اور زیادہ فروخت کے اصول پر عام طور پر کاربند رہے ہیں۔

جس طرح منڈی کے بھاؤ سے زیادہ بھاؤ پر بیچنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اسی طرح منڈی کے تھوک نرخوں سے کم نرخوں پر خریدنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ عن عبد اللہ ابن عمر۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض۔ ولا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الاسواق۔ (ابوداؤد۔ کتاب البیوع)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت کی ہے مثلاً ایک شخص تیس روپے میں ایک کمبل خرید رہا ہے تو یہ اجازت نہیں۔ کہ اول۔ کوئی دوسرا شخص اسے کہے۔ کہ تم اس سے یہ کمبل ۳۰ روپیہ پر کیوں لے رہے ہو۔ میں اسی قسم کا ایک کمبل تمہیں ۲۵ روپیہ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ یا

دوئم:۔ کوئی شخص دوکاندار کو یہ کہے۔ کہ تم ۳۰ روپے میں یہ کمبل اسے کیوں دے رہے ہو۔ میں ۳۵ روپے میں اسے خریدتا ہوں یعنی ہر قسم کا ایسا غیر منصفانہ مقابلہ جو منڈی کے بھاؤ میں مصنوعی اتار چڑھاؤ کا باعث بنے۔ اسے اسلام جائز قرار نہیں دیتا۔ نیز اس سے بھی منع فرمایا۔ کہ جو مال منڈی میں فروخت کے لئے آرہا ہو۔ اس کا سودا مال کے منڈی میں پہنچنے سے پہلے اور مالکوں کو نرخوں کے متعلق اندھیرے میں رکھتے ہوئے کیا جائے۔

اسلام نے تاجروں کو اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ وہ ایسی چیز کا سودا کریں۔ جو اس وقت ان کے پاس نہیں ہے۔ فرمایا۔ عن حکیم ابن حزام۔ قال یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع لیس عندی۔ أفأبتاعہ لہ من السوق قال لا تبع ما لیس عندک۔" (ابوداؤد۔ کتاب البیوع)

اور اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ اس قسم کے سودے میں ہر دو کے ناجائز طور پر گھاٹے میں رہنے کا امکان ہے۔ مثلاً آپ کپڑے کے تاجر ہیں۔ میں آپ کے پاس آکے کچھ کپڑا خریدتا ہوں۔ میں ۲۶ کی ململ بھی خریدنا چاہتا ہوں۔ مگر وہ آپ کے پاس ہے نہیں۔ تو یہ جائز نہیں۔ کہ آپ میرے ساتھ دو روپے گز پر ۲۶ کی ململ کا سودا کرلیں۔ اور کہیں کہ میں ابھی بازار سے لاکر آپ کو دے دیتا ہوں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ ۲۶ کی ململ کے بھاؤ چڑھ گئے ہوں۔ اور آپ کو ۲/۸ روپے گز ملے۔ اور آپ گھاٹے میں رہیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ ۲۶ کی ململ کے بھاؤ گر گئے ہوں۔ اور آپ ایک روپیہ گز خریدیں۔ اور مجھے نقصان پہنچائیں۔

اسلام نے بیع غرر سے بھی منع فرمایا ہے یعنی ہر ایسی چیز کی خرید و فروخت سے جس کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ یا جس کا وجود تو ہو۔ مگر یہ معلوم نہ ہو۔ کہ وہ اب بھی موجود ہے یا نہیں۔ جیسے مثلاً ایک بھاگے ہوئے غلام یا گھوڑے کی بیع یا کوئی ایسی چیز ہو۔ جسے قبضہ دلانے کے لئے بیچنے والے کو مقدرت نہ ہو۔ یعنی ہر وہ چیز جو شکی اور غیر یقینی ہے۔ اسکی خرید و فروخت جائز نہیں۔ قرار دی گئی۔ بارہ تھنوں والی بھینس کا سودا۔ سوسیر سے زیادہ دودھ دینے والی گائے کا سودا۔ سونے کا انڈا دینے والی مرغی کا سودا۔ اس گھوڑے کا سودا جو کئی دنوں سے لاپتہ ہے۔ ان نایاب نسخوں کا سودا جو جاپان کے چند بڑے بڑے خاندانوں کا راز ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب منع ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

خلاصۂ کلام یہ کہ اسلام ایک سکون بخش اور اطمینان پیدا کرنے والی تجارتی فضا پیدا کرنے والا ہے۔ اس فضا میں تاجر کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اور بائع کے بھی۔ دوکاندار کو اطمینان ہے۔ کہ تھوک کی منڈیوں میں اس سے دھوکا نہ کیا جائیگا۔ خریدار مطمئن ہیں۔ کہ مناسب قیمتوں پر مطلوبہ مال انہیں ملتا رہیگا اور ان سے فریب نہ کھیلا جائے گا۔ تجارتی ترقی کے لئے یہ فضا ساز گار ہے۔ دین و دنیا کی بھلائی اس میں مضمر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تاجر اور خریدار سودا پختہ کرکے جب تک علیحدہ نہ ہوجائیں۔ ان میں سے جو چاہے۔ سودا فسخ کرسکتا ہے۔ اگر تاجر کے منہ سے غلطی سے کم قیمت نکل گئی ہو۔ تو خریدار کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اسی قیمت پر اس چیز کے حاصل کرنے پر اصرار کرے۔ یا اگر خریدار کا ارادہ بدل جائے۔ تو دوکاندار کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ اس بات پر زور دے کہ تم اب یہ سودا فسخ نہیں کرسکتے۔ جب تک ہر دو سچائی سے کام لیتے رہیں۔ اور حسن و قبح کو وضاحت سے ایک دوسرے پر ظاہر کردیں۔ تو خدا تعالیٰ ایسی تجارت میں برکت ڈالتا رہے گا لیکن جب وہ عیب کو چھپانے کی کوشش کریں۔ اور جھوٹ بولنا شروع کردیں۔ تو ایسی قوم کی تجارت سے برکت اٹھالی جائیگی۔ حدیث میں ہے۔

عن حکیم ابن حزام۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا و بینا بورک لھما فی بیعھما۔ وان کتما وکذبا محقت البرکۃ من بیعھما (ابوداؤد کتاب البیوع۔)

حکیم بن حزام سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ کسی چیز کی خرید و فروخت خریدنے والے اور بیچنے والے کی رضامندی سے ہوتی ہے۔ جب تک دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوجائیں۔ اس وقت تک سودا فسخ ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر سودا کرکے دونوں علیحدہ علیحدہ ہوجائیں۔ تو پھر سودا فسخ نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں گے۔ اور اگر مال میں کوئی نقص ہے۔ اس کو ظاہر کردیں گے۔ تو ان کی تجارت کے نقائص میں برکت دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ مال کو چھپائیں گے۔ اور جھوٹ بولیں گے۔ تو ان کی تجارت سے برکت اٹھالی جائے گی۔

بیع سلم

بیع سلم کے لئے دس شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ (۱) راس المال معین اور معلوم ہو۔ یعنی ہزار دو ہزار تین ہزار روپیہ وغیرہ۔ تا اگر بیچنے والا کسی وجہ سے چیز نہ دے سکے۔ تو اس کی واپسی کے متعلق کسی جھگڑے کے پیدا ہونے کا امکان نہ رہے۔

(۲) یہ راس المال سودا ہوتے ہی اسی مجلس میں ہی ادا ہوجانا ضروری ہے۔ روپیہ کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت بیع سلم پختہ نہیں ہوتی۔ (سٹہ کا موجودہ طریق جو بیع سلم سے مشابہ ہے۔ اس شرط کی وجہ سے ناجائز ہوجائے گا)

(۳) بیع سلم میں جو چیز خریدی جائے وہ ایسی ہو۔ جس کے اوصاف وغیرہ کی تعریف و تعین وغیرہ ہوسکتی ہو۔ مثلاً ۲۶ کی ململ .... لٹھا ۵۹۱ گندم F 4/ کپاس وغیرہ (لم) اور یہ تعریف و توصیف ایسے رنگ کی ہونی چاہیئے۔ کہ جس میں جھگڑے کا امکان باقی نہ رہے۔ جو گویا رویت کا قائم مقام ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(۵) سودے میں کھلے طور پر یہ ذکر ہو۔ کہ فلاں تاریخ تک یا اتنے مہینوں کے بعد یہ مال دیا جائیگا۔ یعنی Delivery کا وقت مقرر ہو۔ اس میں ابہام نہ ہو۔ مثلاً گندم کے سودے میں یہ شرط ہونی چاہیئے۔ کہ یکم جون تک یہ گندم دی جائے گی۔ لیکن اگر شرط یہ ہو۔ کہ فصل کی کٹائی کے بعد دی جائیگی۔ تو یہ ناجائز ہوگا۔

(۶) ادائیگی کا جو وقت مقرر کیا جائے۔ وہ ایسا ہو۔ جس میں خرید کردہ اشیا میسر آسکتی ہوں۔ پس ایسے سودے جیسے کہ دسمبر میں آم ادا کئے جائیں گے۔ یا فروری میں چمن کے تازہ انگوروں کا سودا۔ یہ سب ناجائز ہیں۔ جولائی میں آم کے دیئے جانے کا سودا جائز ہوگا۔ مگر اگر کسی حادثہ کی وجہ سے اس سال آم کی فصل ہی نہ ہو۔ تو بیچنے والے پر صرف روپے کے واپس لوٹانے کا ہی فرض عائد ہوتا ہے۔ اس پر ہرجانہ وغیرہ عاید نہیں ہوتا۔

(۷) ایسے سودوں میں یہ وضاحت ہونی چاہیئے۔ کہ مال کی ادائیگی کس مقام پر ہوگی۔

(۸) خرید کردہ مال کے متعلق کوئی ایسی شرط جائز نہیں۔ کہ وہ مال مثلاً پھل کسی خاص باغ کا ہوگا۔ کیونکہ اس سے ہر دو بائع و مشتری کو نقصان کا احتمال ہے البتہ کسی علاقے یا کسی بڑے شہر کی تعیین ہوسکتی ہے۔ جہاں کی پیداوار کافی زیادہ ہو۔

(۹) کمیاب اشیاء کی بیع سلم جائز نہیں۔ کمیاب ہیرے وغیرہ۔ کمیاب جانور وغیرہ وغیرہ اسی میں شامل ہیں۔

(۱۰) بیع سلم کسی ایسی چیز میں جائز نہیں۔ جس میں ادھار اصولاً ناجائز ہے مثلاً کھانے کی چیزیں دے کر کھانے کی چیزوں کا سودا یا زر کا زر کے ساتھ سودا وغیرہ۔

(باقی)

اپنے امام کے حضور مجاہدین کے اخلاص و محبت کے جذبات

وہ جو ایک ماہ کی آمد کے نصف حصہ سے کم دیتے ہیں

وہ نمایاں اضافہ کریں

(۱) ایک دوست جنہوں نے دفتر اول کے سال ۱۶ میں ۳۶۰/- روپیہ چندہ تحریک جدید ادا کیا تھا انہوں نے حضور کا سال ۱۷ کا خطبہ پڑھ کر لکھا تھا کہ اب موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے کہ سلسلہ کے کاموں اور بیرونی مشنوں میں تبلیغ اسلام کے لئے اور بھی ضرورت ہے۔ چندہ انشاء اللہ تعالیٰ سال ۱۷ میں ایک ہزار روپیہ ادا کریگا اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد سے جلد ادا بھی کردے (چنانچہ یہ رقم فوری ادا ہو گئی تھی) ان کے وعدے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم سے یہ رقم فرمایا تھا۔ کہ

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ نے بہت زیادہ قدم مارا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورا کرنے کی توفیق دے اور آمدن میں بھی مناسب زیادتی کرے"۔

یہ دوست سال ۱۸ و سال ۱۹ میں بھی اسی ایک ہزار پر زیادتی کرکے ادا کرتے آرہے تھے۔ حتیٰ کہ وہ دفتر اول کے دور ثانی کے سال اول میں ۱۰۳۰/- کا وعدہ پیش کرتے ہوئے قبولیت کی درخواست اور اپنے اور اپنی بیوی۔ بچوں والدہ اور ہمشیرہ مرحومہ کی طرف سے دیتے ہوئے حضور میں دعا کی درخواست کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو جلد از جلد اس کے ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ حضور کم کرنے کو دل نہیں چاہتا دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں میں قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے بے شک دور اول کے سابقون الاولون کو دور ثانی کے سال اول میں یہ رعایت ہے۔ کہ وہ جو اپنا بوجھ بھاری رکھتے ہیں اور دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی ماہوار آمد دیتے آرہے ہیں وہ اس سال میں اپنے چندے سے دس فی صدی کمی کرکے وعدہ کر سکتے ہیں۔ سوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ مال عطا فرمایا ہے۔ اور ان کے اخراجات کم ہیں یا جن کا ایمان و اخلاص اس حد تک بڑھ گیا۔ کہ وہ کمی کرکے اپنے ثواب میں کسر نہیں دیکھ سکتے

(۲) قریشی محمد سعید صاحب چک ۲۷ شمالی سرگودہا کے ایک دوست نے لکھا کہ حضور نے بتدریج زیادہ قربانی کرنے والوں کو کمی کی اجازت عطا فرمائی۔ لیکن میں نے بجائے ۶۰/- کے ۷۲/- روپیہ کے اضافہ کردیا ہے

(۳) مکرم پیر صلاح الدین صاحب اپنے سارے خاندان کی طرف سے نام بنام دیتے آرہے ہیں آپ نے دور ثانی کے سال اول کے لئے پندرہ کس کی فہرست جن کی میزان وعدہ ۱۶۰۷/- ہے پیش حضور کی اور آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم باوجود رعایت کے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے خویش و اقارب موجودہ و مرحومین کی طرف سے اضافہ فرمایا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۴) کراچی سے ایک خاتون محترمہ سلیمہ بیگم اہلیہ چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر جو کراچی کے مستعد کارکن ہیں آخری سال دور اول کا چندہ ۵۱۳/- جو اپنے اور اپنے بچوں اور اپنی خادمہ اور محترم شوہر کا ہے خلاف معمول آخر سال میں وہ بھی قرض لے کر ادا کرتی ہوئی دور ثانی سال اول کے وعدہ کے بارہ میں لکھتی ہیں۔ حضور سال اول دور اول کے لئے اسوقت کی تنگی اور مشکلات کے پیش نظر درخواست دعا اور آئندہ کے لئے ہدایت حاصل کرنے کے خیال میں تھی کہ حضور کا تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق خطبہ سننے کی عزت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان نامساعد حالات میں بھی اسی حقیر اور بے بضاعت قربانی کی توفیق بخش دی۔ الحمد للہ اپنے تمام متعلقین کی طرف سے بیسویں سال میں ۵۵۲/- کی حقیر رقم پیش حضور کرتی ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ حضور دعا فرماویں۔

(۵) احباب کرام کو معلوم ہے کہ دفتر اول کے دور ثانی کے سال اول یا بیسویں سال میں عذر میں دس فیصدی کی کمی کرنے رعایت صرف ان کو ہے۔ جو شروع تحریک سے ہی دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ اور چھ چھ ماہ کی آمد راہ خدا میں قربان کرتے آئے ہیں اور اب ہمیشہ کے لئے کر دیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہے۔ اب یہ چندہ طوعی نہیں بلکہ لازمی ہے اور ہر شخص پر واجب ہے خواہ عورت ہو۔ یا مرد۔ جوان ہو یا بوڑھا۔ بلکہ دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدوں کے لئے یہی ہدایت ہے کہ وہ اپنے چندے کے ساتھ اپنے گھر کے خویش و اقارب اور بچوں کو بھی ضرور شامل کریں۔ خواہ بچوں کی طرف سے ایک پیسہ ہو یا دو پیسے۔ یا ایک آنہ۔

(۶) ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ وہ جو اپنی ماہوار آمد کے نصف سے کم دیتے ہیں۔ وہ اب اضافہ اتنا کریں کہ ان کا چندہ مستقبل قریب میں ان کی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ ہو جائے۔ ایسے مجاہدین خواہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے۔

(۷) یہ نوٹ اس لئے لکھا جارہا ہے کہ ایک دوست نے جو فوج میں لفٹینٹ کرنل ہیں اور ان کے مربعے بھی ہیں۔ ان کا وعدہ صرف ۵۴/- روپے ہے۔ پس ایسے احباب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کریں تا تحریک جدید کو کانٹا بدلنے کی وجہ سے کوئی دھکا نہ لگے۔

(۸) اس وقت تک جو دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدے حضور کے پیش ہو چکے ہیں اس میں ابھی تک ۴۰ پر کی کمی ہے۔ جو اخراجات کے مقابلہ میں تشویش کا موجب ہے۔ پس جماعتیں فوری توجہ کریں اور اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کرکے حضور کی خدمت میں ارسال فرمادیں وکیل المال تحریک جدید کا دفتر۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے لئے الگ الگ ایک چھٹی چھاپ کر معہ فارم وعدہ ارسال کر چکا ہے۔ تا احباب فوری توجہ کرکے وعدے حضور کی خدمت میں پیش فرمادیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلانات نکاح!

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ ذرہ نوازی عزیزہ شفیعہ رعنا بنت ملک خدا بخش صاحب مرحوم آف لاہور کا نکاح میرے بھتیجے فلائٹ سارجنٹ چوہدری منیر احمد بی۔ اے پسر چوہدری غلام احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ سول سکرٹریٹ لاہور کے ساتھ مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر بتاریخ ۹-۱-۵۴ پڑھا۔ ناظرین المصلح سے درخواست ہے کہ اس تعلق کے جانبین کے واسطے دین و دنیا کے لحاظ سے ہمیشہ ہمیش بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں

(چوہدری فضل احمد ریٹائرڈ ڈپٹی ای ایس نائب ناظر تعلیم و تربیت)

(۲) عزیز مسعود احمد صاحب ابن حکیم محمد نبی صاحب ساکن پنڈ عزیز حال بحرین ایران کا نکاح ہمراہ شمیم اختر دختر کیپٹن محمد اسلم صاحب کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۳ بعد نماز ظہر ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے مبارک ہو۔

(خاکسار احمد جان سکرٹری امور عامہ کراچی)

درخواستہائے دعا!

(۱) مکرم محترم مولوی خورشید احمد صاحب شاد واقف زندگی ایک ماہ سے ضعف اعصاب و ضعف قلب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت میں کمزوری نمایاں ہے۔ اس لئے تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں اور درویشان قادیان کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ مہربانی دردِ دل سے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے مکرم مولوی صاحب کو کامل صحت عطا فرما کر صحیح معنوں خدمت احمدیت کی توفیق بخشے۔ آمین فقط امۃ اللہ خورشید ربوہ ۱۳/۱/۵۴

(۲) ہم فروری ۱۹۵۴ء میں ہونے والے امتحان مڈل میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ہماری کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ خادماں:- ناصر احمد محمد منیر نصر اللہ خان احمدی طلباء جماعت ہشتم مڈل سکول سوہیانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

(۳) میری والدہ صاحبہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب چیفس کالج لاہور بہت دنوں سے ضرار اعصاب میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں الحمد للہ کہ والدہ صاحبہ کو دو تین روز سے خدا کے فضل اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل کافی افاقہ ہے۔ خاندان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والدہ صاحبہ کی مکمل صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (منور احمد کیفے گرینڈ کراچی)

خدام الاحمدیہ کا نشان رکنیت

خدام الاحمدیہ کے ہر رکن کے لئے نشان رکنیت (بیج) لگانا ضروری ہے اور پھر اس کی حفاظت کرنا اور بھی ضروری ہے۔ مجلس کے پاس بیج ختم ہو چکے تھے۔ اور باوجود کوشش کے تیار نہیں ہو سکتے تھے . . . . اب یہ بیجز تیار ہو کر آگئے ہیں۔ مجالس اپنے ممبران کی تعداد کے مطابق بیجز منگوائیں ایک بیج کی قیمت ۸ر ہے۔ بذریعہ وی۔ پی بھی منگوائے جا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ متعلقہ مجلس کے ذمہ ہوگا۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں عہدیداران جماعت مہربانی کرکے سکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

مولانا میکش نے مجھے بتایا تھا کہ اس مرتبہ ایجی ٹیشن بہت شدید ہوگی

تحقیقاتی عدالت میں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر مولوی محمد یعقوب خان کا بیان

لاہور ۲۳ ردسمبر: سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر مولوی محمد یعقوب خان نے پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا ہم نے مسٹر دولتانہ اور ان کے گروپ کے خلاف کوئی مہم جاری نہیں کی۔ ہم صرف احمدیوں کے خلاف تحریک کے متعلق ان کے طرز عمل پر نکتہ چینی کرتے رہے ہیں۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے ایڈیٹر مسٹر یعقوب خان جنہیں عدالت کی طرف سے لایا گیا تھا نے مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی جرح کے جواب میں بتایا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کی پالیسی پر بورڈ آف ڈائرکٹرز کنٹرول کرتا ہے۔

س:۔ بورڈ کا چیرمین کون ہے؟

گواہ نے کہا کہ خواجہ نذیر احمد بورڈ کے ڈائرکٹر ہیں۔ اور بورڈ سیاسی حالات میں اخبار کی پالیسی

س:۔ کیا خواجہ نذیر احمد مقالات افتتاحیہ کو منظور یا نامنظور کرتے ہیں؟

ج:۔ نہیں۔ صرف بہت غیر معمولی صورتوں ایک مرتبہ میں نے راولپنڈی سازش کیس کے بارے میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا۔ ان دنوں یہ مقالات کراچی اور لاہور میں بیک وقت شائع ہوتے تھے۔ جب میں نے اگلی صبح اخبار پڑھا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ جو مقالہ میں نے لکھا تھا۔ وہ اس میں شائع نہیں ہوا۔ میں سمجھ گیا

. . . . مرکزی حکومت نے اس مضمون کو قابل اعتراض سمجھا ہے۔ اور اسی وجہ سے شائع نہیں ہوا۔

س:۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ مرکزی حکومت کو مقالہ افتتاحیہ کا علم کیسے ہوا۔

ج:۔ یہ مضمون کراچی بھیجا گیا تھا۔ اور مرکزی حکومت کا ہمارے کراچی کے دفتر سے رابطہ قائم تھا

سوال: جب خواجہ نذیر احمد لاہور میں ہوں۔ تو کیا وہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے دفتر میں روزانہ آتے ہیں؟

ج:۔ وہ صرف کبھی کبھی آتے ہیں

س: جب وہ دفتر میں آتے ہیں۔ تو کیا وہ آپ سے شائع ہونے والے مقالہ افتتاحیہ کے بارے میں تبادلۂ خیالات کرتے ہیں۔

ج:۔ نہیں۔

س:۔ کیا کبھی کوئی ایسا موقعہ بھی پیش آیا ہے کہ کیا کوئی مقالہ افتتاحیہ خواجہ نذیر احمد کو دکھایا گیا۔ اور انہوں نے اسے منظور یا نامنظور کیا ہو

ج:۔ ہاں بعض صورتوں میں اس طرح ہوا ہے

س: مسلم لیگ نے ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء کو جو قرارداد منظور کی تھی۔ اس کے بارے میں آپ کے اخبار کا ردعمل کیا تھا؟

ج: جب تک میں یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بارے میں کیا لکھا ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں مقالہ افتتاحیہ مسٹر دولتانہ کے تحریری بیان سے منسلک ضمیمہ نمبر ۲ دستاویز ۲۹۱ ڈی ای دیکھ کر

یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اخبار کا ردعمل قرارداد کے حق میں تھا۔

گواہ نے تسلیم کیا کہ مقالہ افتتاحیہ سے مسٹر دولتانہ کے موقف کی تائید ہوتی ہے۔

س:۔ کیا آپ نے مسٹر دولتانہ کے کارنامے پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ قرارداد ختم نبوت پر ان کے مضبوط اور سنجیدہ موقف نے جس کے ذریعہ انہوں نے ملک کے وسیع مفادات کے منافی جذبات کے آگے گھٹنے ٹیکنے سے انکار کر دیا قائد اعظم کے عزم و استقلال کی یاد تازہ کر دی ہے۔ جو وہ اصولوں کے معاملے میں اختیار کرتے تھے یہ موقف پاکستان قیادت کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔

ج:۔ ہاں۔ میں نے یہ رائے ظاہر کی تھی۔

گواہ نے بتایا۔ مجھے معلوم نہیں۔ اس معاملہ میں مسٹر دولتانہ نے جو موقف اختیار کیا تھا احمدیوں کے سربراہ نے اس کے بارے میں کیا کہا تھا۔ گواہ نے یہ تسلیم کیا۔ کہ جب مسٹر دولتانہ نے اپنی زرعی اصلاحات پیش کیں۔ تو سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ان کی حمایت میں رائے ظاہر کی تھی۔ مولانا محمد یعقوب خان نے اس بات سے انکار کیا۔ کہ دولتانہ وزارت کی برطرفی کے بعد انہوں نے اخبار کی پالیسی بدل دی ہے۔

س:۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ دولتانہ وزارت کی برطرفی کے بعد آپ کے اخبار نے زرعی اصلاحات کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔

ج:۔ اس میں کوئی تضاد نہیں جب اصلاحات جاری کی گئیں۔ تو ہمارے اخبار نے اس کی تائید کی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ جب ان کے نقائص ظاہر ہونے لگے۔ تو اخبار نے ان اصلاحات پر نکتہ چینی کی

س:۔ کیا آپ کو علم ہے کہ موجودہ وزارت کی پالیسی بھی مسٹر دولتانہ کی نافذ کردہ زرعی اصلاحات کے خلاف ہے؟

ج:۔ جہاں تک میں جانتا ہوں خود مسٹر دولتانہ نے ہی یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ ان کی نافذ کردہ اصلاحات میں ترمیم کی ضرورت ہے۔

س:۔ آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟

ج:۔ وزارت کو بھی زرعی اصلاحات کے سلسلے میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ اور وہ ان میں ترمیم کرنا چاہتی ہے۔

س:۔ مسٹر دولتانہ نے یہ کب کہا تھا کہ ان کی اصلاحات میں نقائص ہیں؟

ج:۔ آپ میرے اخبار کی ۳۰ اگست ۱۹۵۳ء کی اشاعت دستاویز ڈی ای ۲۹۰ کا مقالہ افتتاحیہ دیکھ سکتے ہیں۔ جو کہ مسٹر دولتانہ کے بیان کے متعلق ہے۔ اس سے چند دن پہلے انہوں نے اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ مسٹر نون زرعی اصلاحات کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

س:۔ کیا سول اینڈ ملٹری گزٹ نے دولتانہ وزارت کی برطرفی کے بعد مسٹر دولتانہ اور ان کے گروپ کی مہم جاری کر رکھی ہے۔

ج:۔ ہم نے مسٹر دولتانہ اور ان کے گروپ کے خلاف کوئی مہم جاری نہیں کی۔ ہم صرف اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن کے متعلق ان کے طرز عمل پر نکتہ چینی کرتے رہے ہیں۔

س:۔ مسٹر اے۔ آر۔ فیضی کو ایڈیٹر کس نے مقرر کیا۔

ج:۔ اگرچہ تقرر بورڈ کا چیرمین منیجنگ ڈائرکٹر کے مشورے سے کرتا ہے۔ لیکن تقرر کے حکم پر دستخط ہمیشہ میرے ہی ہوتے ہیں۔

س:۔ کیا مسٹر شملہ کو علم ہے۔ کہ ان کا تقرر چیرمین نے کیا تھا؟ ج: میں نہیں کہہ سکتا

س:۔ امانت کی پالیسی پر کنٹرول کون کرتا ہے؟

ج:۔ اس سلسلے میں بھی سول اینڈ ملٹری والا معاملہ ہے

س:۔ کیا حکومت جیلوں اور دوسرے سرکاری محکموں کیلئے سول اینڈ ملٹری گزٹ اور امانت کے پرچے خریدتی ہے؟

ج:۔ یہ آپ کو سپرنٹنڈنٹ بتا سکے گا۔ میں نے بعض اخبارات میں دیکھا ہے۔ کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ جیلوں میں سپلائی کیا جاتا ہے

مسٹر فتح محمد عزیز ایڈووکیٹ نے عدالت کی اجازت سے گواہ سے دریافت کیا۔ آپ نے مولانا میکش سے ایجی ٹیشن کے متعلق کوئی بات چیت کی تھی۔ گواہ نے جواب دیا ہاں۔ لیکن یہ بات چیت فسادات شروع ہونے سے پہلے ہوئی تھی۔ ہم راولپنڈی ٹاؤن میں اکٹھے جا رہے تھے۔ مولانا میکش نے مجھے بتایا تھا۔ کہ اس مرتبہ ایجی ٹیشن بہت شدید ہوگی۔

※ ج:۔ میں اب بھی یہ دعویٰ کرتا ہوں۔ کہ میں ضمانت جمع کرانے کے لئے بروقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس پہنچا تھا۔ لیکن انہوں نے ارادۃً ضمانت وصول نہ کی۔

س:۔ کیا آپ نے یہ الزام لگایا تھا۔ کہ ضمانت وصول کرنے سے انکار ذاتی اغراض کا نتیجہ تھا؟

ج:۔ ممکن ہے میں نے ایسا کہا ہو

س:۔ کیا نواے وقت پر سنسر لگایا گیا تھا؟

ج:۔ جی ہاں۔ انتخابات کے زمانہ میں۔

مسٹر حمید نظامی کا بیان (بقیہ صفحہ ۲)

س:۔ کیا یہی نظریہ مولانا اشرف علی تھانوی مولانا مولانا سید انور شاہ اور علامہ اقبال کا بھی تھا؟

ج: صرف علامہ اقبال کے نظریات کا علم ہے۔ جو انہوں نے احمدیت پر اپنے پمفلٹ میں پیش کر دیئے ہیں۔ مجھے ان نظریات سے اتفاق ہے

س:۔ براہ کرم آپ ۱۲ جولائی کے لیڈنگ آرٹیکل کو دیکھیں۔ دستاویز ڈی ای ۲۹۷۔ اور بتائیں کہ اس میں جو نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ آپ کے ان نظریات کے مطابق ہیں۔ جن کا اظہار آپ نے اب کیا ہے؟

مسٹر حمید نظامی نے اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے اس لیڈنگ آرٹیکل میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ آل پاکستان مسلم لیگ کو مطالبات پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح انہوں نے ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو اپنے آرٹیکل دستاویز ڈی ای ۲۹۸ میں یہ لکھا تھا۔ کہ سر ظفر اللہ علیحدہ ہو جائیں"

مسٹر حمید نظامی نے کہا۔ میں نے چودھری ظفر اللہ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ پاکستان کے مفادات کے پیش نظر مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ عامۃ المسلمین کے تین مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ تھا کہ چودھری ظفر اللہ کو علیحدہ کر دیا جائے"

س:۔ براہ کرم آپ ۱۰ اگست ۱۹۵۲ء دستاویز ڈی ای ۲۹۹ کا ایڈیٹوریل دیکھیں۔ کیا آپ نے اس میں اپنی اس رائے کا اعادہ نہیں کیا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان کو رضاکارانہ طور پر مستعفی ہو جانا چاہیئے؟ ج:۔ جی ہاں یہی حقیقت ہے۔

مسٹر حمید نظامی نے کہا۔ میں نے ۲ اگست ۱۹۵۲ء کے آرٹیکل دستاویز ڈی ای ۳۰۰ میں یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان کو رضاکارانہ طور پر استعفیٰ دے دینا چاہیئے۔ اسی طرح میں نے ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اس مسئلہ پر پنجاب مسلم لیگ کو بھی غور کرنا چاہیئے۔

س:۔ کیا آپ کو ممدوٹ وزارت کے زمانہ میں امرت الیکٹرک پریس الاٹ ہوا تھا؟

ج:۔ مجھے خود دولتانہ نے یہ پریس الاٹ کیا تھا۔

س:۔ کیا اپریل ۱۹۵۱ء میں مسٹر دولتانہ کی وزارت کے زمانہ میں یہ الاٹمنٹ منسوخ نہیں ہوئی تھی؟

ج:۔ اصل پوزیشن یہ ہے کہ پریس کو متروکہ قرار دیا گیا تھا۔ لہذا الاٹمنٹ خود بخود منسوخ ہو گئی تھی۔

س:۔ کیا آپ نے یہ الزام عائد نہیں کیا تھا۔ کہ مسٹر دولتانہ نے ذاتی دشمنی کی بنا پر یہ کارروائی کی ہے؟

ج:۔ ممکن ہے میں نے ایسا کیا ہو۔

. . . مسٹر حمید نظامی نے یہ اعتراف کیا۔ کہ مسٹر دولتانہ کے عہد اقتدار میں ان کے اخبار سے تین ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ یہ ضمانت اس لئے طلب کی گئی تھی۔ کہ حکومت نے خان ممدوٹ کی ایک انتخابی تقریر چھاپنے پر اعتراض کیا تھا۔

س:۔ کیا ضمانت داخل نہ کرنے کی بنا پر اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ نہیں کیا گیا تھا ※

میر نور احمد مدیران جرائد کو تحریک کے خلاف مضامین کے نکات مہیا کیا کرتے تھے

تحقیقاتی عدالت میں ایڈیٹر "نوائے وقت" مسٹر حمید نظامی کا بیان

لاہور ۲۳ دسمبر۔ مولانا یعقوب خاں کے بعد مسٹر حمید نظامی گواہ کی حیثیت سے پیش ہوئے میاں ممتاز دولتانہ کی جانب سے مسٹر یعقوب علی خان کی جرح کے دوران جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ مسلم لیگ اور ممدوٹ وزارت کے پرجوش حامی تھے۔ مسٹر حمید نظامی نے جواب دیا۔ میں مسلم لیگ کا پرجوش حامی تھا۔ لیکن میں ممدوٹ وزارت کا پرجوش حامی نہیں تھا۔ جب کبھی ممدوٹ وزارت کوئی اچھا کام کرتی تھی۔ تو میں اس کی حمایت کرتا تھا۔ اور اس کی غلطیوں پر نکتہ چینی کیا کرتا تھا۔

انہوں نے کہا ممدوٹ وزارت ۲۴ جنوری ۱۹۴۹ء کو برطرف کی گئی تھی۔ اور پنجاب اسمبلی بھی اسی دن توڑی گئی تھی۔

س:۔ کیا اس تاریخ کے بعد سے حال ہی میں خان ممدوٹ کے مسلم لیگ میں دوبارہ شامل ہونے تک آپ نے ایسا رویہ اختیار نہیں کئے رکھا جو کہ مسلم لیگ کے خلاف تھا۔

ج:۔ یہ قطعی غلط ہے۔

س:۔ جب خان ممدوٹ کی وزارت ٹوٹی۔ تو کیا اس کے بعد انہوں نے جناح مسلم لیگ کی تشکیل کی تھی؟

ج:۔ وزارت ٹوٹنے کے فوراً بعد نہیں بلکہ اس سے بیس ماہ بعد خان ممدوٹ نے جناح مسلم لیگ کی تشکیل کی انہوں نے بتایا کہ مسٹر دولتانہ نومبر ۴۸ء میں صوبہ مسلم لیگ کے صدر بنے۔

س:۔ کیا آپ نے اسے ناپسند کیا تھا؟

ج:۔ اسے ناپسند کرنا میرا منصب نہیں تھا۔

گواہ کو یاد نہیں تھا کہ انہوں نے اپنے اخبار میں اس مسئلہ پر کوئی رائے ظاہر کی ہے کہ نہیں۔ س:۔ کیا آپ نے ممدوٹ کی برطرفی کو پسند کیا تھا؟ ج:۔ نہیں

س:۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ممدوٹ وزارت کی برطرفی کے بعد آپ نے مرکزی مسلم لیگ اور خان لیاقت علی خان مرحوم کے خلاف مہم شروع کر دی تھی؟

ج:۔ یہ غلط ہے کہ خان لیاقت علی خان سے بہت طویل عرصہ تک میرے دوستانہ تعلقات تھے گواہ نے تسلیم کیا کہ وہ خان ممدوٹ کے ذاتی دوست ہیں۔

س:۔ کیا آپ کو ان کی سیاسی ترقی سے دلچسپی ہے؟

ج:۔ میں ان کا خیر خواہ ہوں۔

س:۔ کیا آپ ہمیشہ ان کی حمایت میں نہیں لکھتے رہے ہیں؟

ج:۔ میں نے ان سے ہمیشہ اتفاق رائے نہیں کیا

س:۔ کیا آپ خان ممدوٹ کی تمام سیاسی زندگی میں ان کی حمایت نہیں کرتے رہے؟ ج:۔ نہیں خان ممدوٹ مسلم لیگ میں ہیں۔ اور میں اس سے باہر ہوں۔

س:۔ آپ مسلم لیگ سے کب علیحدہ ہوئے؟

ج:۔ میں ۱۹۴۷ء تک مسلم لیگ کا رکن تھا۔ لیکن جب میں نے روزنامہ نوائے وقت نکالا۔ تو میں مستعفی ہو گیا۔ تاہم میں ۱۹۵۰ء کے آخر تک مسلم لیگ کی حمایت کرتا رہا۔

س:۔ کیا آپ جناح مسلم لیگ، عوامی لیگ کا اتحاد جب یہ دونوں جماعتیں مل کر ایک بن گئیں۔ تو جناح عوامی مسلم لیگ کی حمایت نہیں کرتے رہے ہیں؟

ج:۔ ہاں

س:۔ مسٹر سہروردی نے جناح عوامی لیگ کب شروع کی تھی؟

ج:۔ مجھے یاد نہیں۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ انہوں نے ۱۹۴۹ء میں شروع کی تھی۔ تو میں اس پوزیشن میں نہیں۔ کہ آپ کی تردید کر سکوں

س:۔ کیا آپ نے مسٹر سہروردی کی حمایت اس وقت تک کی۔ جب تک مسٹر سہروردی اور خان آف ممدوٹ میں اختلاف پیدا نہیں ہوا؟

ج:۔ مسٹر سہروردی اور خان آف ممدوٹ کے درمیان اشتراک عمل سے بہت پہلے بھی میں مسٹر سہروردی کی حمایت کر رہا تھا۔ اور دونوں میں اختلاف ہونے کے بعد بھی بہت عرصہ تک مسٹر سہروردی کی حمایت کرتا رہا۔ اب میں مسٹر سہروردی کا حامی نہیں ہوں

س:۔ آپ ان کی حمایت سے کب دستکش ہوئے؟

ج:۔ بی۔ بی۔ سی رپورٹ اور پاکستان کی قومی زبان کے بارے میں مسٹر سہروردی سے میری طویل گفتگو ہوئی۔ وہ مجھے مطمئن کرنے میں ناکام رہے اور ہم نے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لی جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ جولائی یا اگست ۱۹۵۲ء کا واقع ہے۔

س:۔ کیا یہی وہ تاریخ نہیں جب خان آف ممدوٹ کو جناح عوامی لیگ سے نکالا گیا؟

ج:۔ مجھے ان کے اخراج کی تاریخ کا علم نہیں۔

س:۔ آپ مسلم لیگ سے علیحدہ کیوں ہوئے؟

ج:۔ مجھے اس کی پالیسی سے اتفاق نہیں تھا۔ گواہ نے کہا۔ مجھے اب بھی اس کی پالیسی سے اتفاق نہیں ہے۔

س:۔ کیا آپ نے اپنے اخبار میں مسلم لیگ میں خان ممدوٹ کی شرکت کا خیر مقدم کیا تھا؟

ج:۔ میں نے اس پر تنقید کی تھی۔

گواہ نے کہا۔ کہ یہ غلط ہے کہ مختلف لوگوں نے مسلم لیگ میں خان ممدوٹ کی دوبارہ شرکت کے خیر مقدم کیلئے جو بیانات دیئے انہیں میں نے اپنے اخبار میں نمایاں طور پر شائع کیا۔

س:۔ کیا آپ اس وقت مسٹر دولتانہ کے بڑے دشمن بنے۔ جب انہوں نے ۱۹۴۸ء میں ممدوٹ وزارت سے استعفیٰ دیا؟

ج:۔ جی نہیں۔ ہم اس کے بعد اکثر ایک دوسرے سے ملتے رہے ہیں

س:۔ کیا آپ اس وقت سے مسٹر دولتانہ پر تنقید نہیں کر رہے ہیں؟

ج:۔ میں اس سے پہلے بھی ان کا نقاد تھا۔

س:۔ کیا مئی ۱۹۴۸ء سے پہلے اگر آپ نے کوئی تنقید کی۔ تو اس کا لب و لہجہ ویسا ہی تھا۔ جیسا کہ اس تاریخ کے بعد ہوا؟

ج:۔ ممکن ہے لب و لہجہ میں کچھ فرق ہو

س:۔ کیا مسٹر دولتانہ پر آپ کی تنقید ذاتی نوعیت کی نہیں؟

ج:۔ جی نہیں۔

س:۔ کیا آپ نے ۱۰ مارچ ۱۹۵۱ء کے نوائے وقت میں یہ خبر شائع نہیں کی تھی۔ کہ مسٹر دولتانہ نے اپنے حلقہ میں شریف خواتین کو تنگ کرنے کے لئے بازاری عورتوں کو استعمال کیا؟

ج:۔ مجھے یہ خبر دکھائیں۔

س:۔ میں آپ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ مئی ۱۹۴۸ء سے مسٹر دولتانہ کو مختلف طریقوں سے بدنام کر رہے ہیں؟

ج:۔ یہ درست نہیں۔ میں نے کئی بار ان پر تنقید کی ہے۔ لیکن میں نے ان کی اچھی باتوں کی تعریف بھی کی ہے۔ میں نے دولتانہ وزارت کی برطرفی کے بعد ایک ایڈیٹوریل لکھا تھا۔ جس میں "سکالرشپ سکیم" کے نفاذ کے لئے میں نے ان کی تعریف کی تھی۔

س:۔ دستاویز ڈی۔ ای ۲۹۱ آپ کے اخبار کا باقاعدہ فیچر ہے؟

ج:۔ صرف انتخابات کے زمانہ میں

س:۔ کیا آپ کو علم ہے۔ کہ مسٹر سہروردی نے فسادات کے زمانہ میں ایک بیان جاری کر کے تحریک کی حمایت کی تھی؟

ج:۔ مجھے علم ہے۔ کہ وہ ایک بہت طویل بیان جاری کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ یہ کبھی شائع نہ ہوا۔ جو بیان وہ جاری کرنا چاہتے تھے۔ وہ مطالبات کی حمایت میں ہوتا

س:۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ آیا مسٹر سہروردی اپنے عام بیانات میں مطالبات کی حمایت کر رہے تھے۔

ج:۔ میں نے ایسا کوئی بیان نہیں دیکھا۔

س:۔ براہ کرم آپ "دو نمبر" کے عنوان کے نوٹ کو دیکھیں جو ۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء کو آپ کے اخبار میں شائع ہوا۔ دستاویز ڈی۔ ای ۲۹۲۔ اس مضمون میں آپ نے مسٹر دولتانہ کا ذکر نازیبا الفاظ میں نہیں کیا؟

ج:۔ جی نہیں۔

س:۔ کیا ۱۴ جولائی ۱۹۵۰ء کو آپ کے اخبار میں آپ کے اسٹاف رپورٹر کے حوالہ سے جو خبر شائع ہوئی ہے۔ دستاویز ڈی۔ ای ۲۹۳ اس پر مسٹر دولتانہ پر لالچ دھمکیوں اور ترغیب و تحریص وغیرہ کے الزامات عائد نہیں کئے گئے ہیں؟

ج:۔ یہ محض ایک خبر ہے۔

گواہ نے اس امر کی تردید کی۔ کہ اس خبر میں لفظ "آقاؤں" کا اشارہ مرکزی حکومت میں خان لیاقت علی خان اور ان کی پارٹی کی طرف تھا۔

س:۔ ۱۴ جولائی کے نوائے وقت میں لفظ "رہزن" کا اشارہ کس طرف تھا؟

ج:۔ یہ لفظ عام معنی میں استعمال کیا گیا تھا۔ خاص طور پر مسٹر دولتانہ کی طرف اشارہ نہیں تھا۔

س:۔ اس آرٹیکل میں "قومی خادم" اور "عوامی ہمدرد" کا اشارہ کس طرف تھا؟

ج:۔ یہ الفاظ بھی عام معنی میں استعمال کئے گئے تھے۔

س:۔ کیا آپ نے ۲ جولائی ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں دستاویز ڈی۔ ای ۲۹۴ یہ الزام نہیں لگایا تھا۔ کہ مسٹر ممتاز دولتانہ کو مرکز کی امداد حاصل ہے۔

ج:۔ میں نے کہا تھا۔ کہ دولتانہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ انہیں ایسی امداد حاصل ہے۔

س:۔ براہ کرم ۱۲ جولائی ۱۹۵۰ء کی اشاعت دستاویز ڈی۔ ای ۲۹۵ آرٹیکل بعنوان "فراری کی وجہ کیا ہے؟" دیکھیں کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ آپ مسٹر دولتانہ کے ناعاقبت شمار نقاد ہیں؟

ج:۔ میں پہلے ہی یہ تسلیم کر چکا ہوں کہ میں مسٹر دولتانہ کا بہت بڑا نقاد رہا ہوں۔

س:۔ اگر کوئی شخص ختم نبوت کا وہ عقیدہ نہ رکھتا ہو جو جماعت المسلمین کا عقیدہ ہے۔ تو کیا وہ مسلمان رہ سکتا ہے؟

ج میری رائے میں ایسا شخص مسلمان نہیں رہتا

(باقی صفحہ ۶ پر)

افغانستان کے تاجروں کو بھی پاکستانی تاجروں کے برابر سہولتیں دی جائینگی

پاکستان کے سفیر مقیم کابل کرنل شاہ کا بیان

پشاور، ۱۷ر جنوری۔ پاکستانی سفیر مقیم افغانستان کرنل ئے۔ ایس۔ بی شاہ جو کل سے یہاں آئے تھے آج سہ پہر کو بذریعہ کار عازم لاہور ہو گئے۔ جہاں وہ کراچی جائیں گے۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ قدرتاً پاکستان اور افغانستان کی معیشت باہم لازم و ملزوم ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے اور میں حکومت پاکستان سے سفارش کروں گا کہ افغان تاجروں کو بھی پاکستانی تاجروں کی طرح مراعات دی جائیں

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہر دو ممالک کے باہمی مفاد سے تعلق رکھنے والے مسائل پر جن میں تجارت کا مسئلہ بھی شامل ہے وہ حکومت افغانستان سے بات چیت کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں پاکستان اور افغانستان کی خوشحالی کا دارومدار ایک دوسرے پر ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے درمیان آزادانہ تجارت ہونے لگے گی اور اس راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔ ان سے اینگلو افغانستان معاہدہ ۱۹۲۱ء کی تنسیخ کے مضمرات سے متعلق متعدد سوالات کیئے گئے اس معاہدہ کی تنسیخ کے لئے افغانستان نے برطانیہ کو لکھا ہے کرنل شاہ نے ان سوالات کے جواب میں کہا کہ وزیر خارجہ پاکستان سے تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد وہ اس سلسلہ میں اپنی رائے ظاہر کرنا پسند کریں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اینگلو افغانستان معاہدہ کے سلسلہ میں حکومت افغانستان نے ان کے توسل سے حکومت پاکستان کو کوئی مراسلہ نہیں بھیجا۔ آپ نے اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ۷ ماہ کے درمیان پاکستان اور افغانستان ایک دوسرے سے زیادہ قریب آگئے ہیں۔ لیکن ہمارے دشمنوں کی ریشہ دوانیاں ختم نہیں ہوئی ہیں ان کے باوجود ان دونوں ملکوں کے برادرانہ خیرسگالی کے تعلقات اور مضبوط ہوتے جا رہے ہیں

مسٹر محمد علی کو لنکا آنے کی دعوت

کلکتہ ۱۷ر جنوری۔ لنکا کی حکومت نے پاکستان کے وزیر اعظم کو لنکا آنے کی دعوت دی ہے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل کلکتہ میں ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے کہا کہ سرجان کوٹلا والا نے کراچی میں مجھ سے ملاقات کے دوران مجھے لنکا آنے کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دعوت ایشیائی وزراء اعظم کی کانفرنس سے جو اپریل کے آخر یا مئی کے آغاز میں منعقد ہو رہی ہے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ کانفرنس سے پہلے یا بعد کو بھی جائیں گے۔

کوریا میں جنگی قیدیوں کی واپسی کے خلاف

بھارت سے چین کا شدید احتجاج

نئی دہلی ۱۷ر جنوری۔ کوریا میں بھارتی کمان نے وطن واپس جانے سے انکار کرنے والے جنگی قیدیوں کو اس فریق کے حوالے کرنے کا جس نے انہیں گرفتار کیا تھا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے خلاف کمیونسٹ چین نے بھارتی حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے

اخوان المسلمین کے ۴۳ رہنما رہا کر دیئے گئے

قاہرہ ۱۷ر جنوری۔ مصری فوج اور پولیس نہر سویز سے ملحقہ ایک صوبہ شرقیہ میں وسیع پیمانہ پر عوام کے مکانات کی تلاشی لے رہی ہے پولیس نے اعلان کیا ہے کہ شرقیہ میں جہاں اخوان المسلمین کا سب سے زیادہ اثر تھا ایک بند دفتر سے کثیر مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود پکڑا گیا ہے ایک اور مقام حلوان سے بھی اس جماعت کے دفتر سے کثیر مقدار میں آتشیں مادہ برآمد ہوا ہے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اخوان المسلمین کے جو ساڑھے چار سو رہنما گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۴۳ کو آج رہا کر دیا گیا۔

جاپان سے کپڑا خریدنے کی گفتگو دوبارہ شروع ہوگی

جاپانی نمائندہ ٹوکیو سے کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۷ر جنوری پاکستان اور جاپان کے درمیان کپڑے کی خریداری کی گفتگو میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے اسے دور کرنے کے لئے گفتگو ایک آدھ روز کے اندر شروع ہو جائیگی۔ جاپانی برآمد کنندگان کے نمائندے مسٹر توکوماکوتوا آج بذریعہ طیارہ ٹوکیو سے کراچی پہنچ گئے۔

٭ اس امر پر زور دے رہے ہیں کرائے میں ۷۰ روپے فی ٹن سے ۳۵ روپے فی من تک کی کی جائے۔

دو سابق ایرانی وزیروں کو رہا کر دیا گیا

تہران، ۱۷ جنوری۔ ڈاکٹر مصدق کی کابینہ کے دو سابق وزراء اور ایرانی پولیس کے سابق افسر اعلیٰ آج جیل سے رہا کر دیئے گئے سابق پوسٹ ماسٹر جنرل فضل اللہ مغلی سابق وزیر تعلیم مہدی اظہر اور پولیس کے سابق افسر اعلیٰ بدبر کو گذشتہ سال اگست میں گرفتار کیا گیا تھا۔

کراچی سے چاٹگام جانیوالے مال کا کرایہ

آئندہ ماہ سے ۵۰ فیصدی کم کر دیا جائیگا

کراچی ۱۷ر جنوری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ کے شروع سے بحری جہازوں کے ذریعہ کراچی سے چاٹگام جانیوالے مال کے کرائے میں تقریباً ۵۰ فیصدی کمی کر دی جائے گی جس سے ملک کے دونوں حصوں کے درمیان تجارت کی ترقی کے رستے سے رکاوٹ ہٹ جائے گی اور مشرقی پاکستان میں عام ضرورت کی اشیاء کی قیمتیں کافی گر جائیں گی۔ مال کے کرائے کے مشاورتی بورڈ کے چیرمین مسٹر جی فاروق اور حکومت پاکستان کے شپنگ کنٹرولر ٭

بھارت کے قومی امداد کے پروگرام میں روس بھی امداد دیگا

روس کے نائب وزیر کی قیادت میں ایک وفد بھارت پہنچ گیا

بمبئی ۱۷ر جنوری۔ سویٹ روس کے نائب وزیر ثقافت مسٹر بیبالوف کی قیادت میں ۲۹ ارکین پر مشتمل ایک ثقافتی مشن آج بمبئی پہونچ گیا۔ یہ وفد بھارتی حکومت کی خاص دعوت پر بھارت کا دورہ کرنے آیا ہے اور اپنے زمانہ قیام میں تمام صوبوں کا دورہ کر کے بھارت اور روس کے درمیان ثقافتی تعلقات کو زیادہ سے زیادہ استوار کرنے کے امکانات کا جائزہ لے گا۔ اس کے علاوہ اس وفد کا ایک خاص مقصد بھارت کے قومی امداد کے پروگرام کے لئے کثیر مقدار میں چندہ جمع کرنا ہے۔ بمبئی میں اس وفد کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ تمام سیاسی اور سماجی جماعتوں کے اراکین وفد کا استقبال کرنے کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے پاکستان اور امریکہ کے درمیان مجوزہ فوجی معاہدے کے خلاف تمام جماعتوں اور خصوصاً کانگریس کی طرف سے جو پروپگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے بھارتی حکومت کی خاص دعوت پر آنے والے روسی وفد کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں کانگرس جن سنگھ اور دوسری پارٹی کے حامی بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ وفد کے قائد مسٹر بیبالوف نے کہا کہ اس وفد کا مقصد بھارتی عوام کو روسی کلچر اور آرٹ کے متعلق معلومات بہم پہونچانا اور بھارتی کلچر اور آرٹ کو سمجھنا ہے۔

پاکستان کے لئے امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد سے بھارت کے لوگ پریشان نہ ہوں

وزیر اعظم پاکستان کا اعلان

نئی دہلی ۱۷ر جنوری پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے کلکتہ میں پھر اس بات کو دہرایا ہے۔ کہ پاکستان کے لئے امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کے متعلق ابھی تک رسمی مذاکرات شروع نہیں ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ بلا مجوزہ امداد کے سوال پر بھارت کے لوگوں کو نہ تو پریشان ہونا چاہیئے۔ اور نہ شور مچانا چاہیئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اہل پاکستان و ہندوستان کے خلاف قطعاً کوئی جارحانہ عزم نہیں رکھتے۔ پاکستان کے عوام اور حکومت دونوں بھارتی عوام سے انتہائی دوستانہ اور خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ اہل پاکستان نے بہترین ہمسایوں کی حیثیت سے رہنے کا جو عزم کر رکھا ہے اسے کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔ وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کیا۔ کہ پنڈت نہرو سے ان کی آئندہ ملاقات میں پاکستان کی مجوزہ فوجی امداد کا سوال زیر بحث نہیں آئے گا۔ لیکن دوستانہ بنیادوں پر پنڈت نہرو جو وضاحت بھی چاہیں گے پیش کر دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۷ر جنوری۔ بھارتی حکومت نے امریکہ کو اس فیصلہ سے مطلع کر دیا ہے۔ کہ بھارت امریکی فضائی معاہدہ ۱۴ر جنوری ۱۹۵۵ء کو ختم کر دیا جائیگا۔ اس فیصلہ کی ایک نقل دہلی میں متعینہ امریکی سفیر جارج ایلن ٭

بھارت کو فوجی امداد قبول کرنے پر آمادہ کرو

دہلی میں امریکی سفیر کو واشنگٹن سے ہدایت

واشنگٹن ۱۷ر جنوری یہاں کے باخبر سرکاری حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ نئی دہلی میں امریکی سفیر مسٹر ایلن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بھارت کو امریکی فوجی امداد قبول کرنے پر آمادہ کرے۔

یوگوسلاویہ کے نائب صدر کو تمام عہدوں سے برطرف کر دیا گیا

بلغراد ۱۷ر جنوری۔ یوگوسلاویہ کے نائب صدر جیلاس کے خلاف آج کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی کمیشن کورٹ نے بند کمرے میں الزامات کی سماعت کی۔ اور کمیٹی نے انہیں پارٹی اور تمام عہدوں سے برطرف کر دیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے شائداً موٹر کاروں کے استعمال کے سلسلہ میں کمیونسٹ لیڈروں پر نکتہ چینی کی تھی۔

ایشیائی افریقی بلاک کے جلسے وقتاً فوقتاً ہونے چاہئیں

لبنان کے وزیر اعظم کی تقریر

قاہرہ ۱۷ر جنوری۔ لبنان کے وزیر اعظم عبد اللہ الیافی نے آج یہاں یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایشیائی افریقی بلاک کے لیڈروں کی وقتاً فوقتاً ملاقاتیں ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ بلاک اپنے اتحاد اور تعاون سے اقوام متحدہ میں بہت سی سفارتی کامیابیاں حاصل کر چکا ہے۔ اگر بلاک کی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ تو اس ہی سے اور کامیابیاں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک اور مشرقی ملکوں کے تعاون کا خیال نیا نہیں۔ بلکہ کئی سال پرانا ہے۔

٭ اور دوسری نقل واشنگٹن میں متعینہ بھارتی سفیر کو دے دی گئی ہے۔